بفیضانِ نظر سراج الامہ، کاشف الغمہ، امام اعظم، فقیہ افخم حضرت سیدنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

صفر المظفر ۱۴۴۱ھ

اکتوبر 2019ء

(ویب ایڈیشن)

اسلامی بہنوں کا ماہنامہ

(دعوتِ اسلامی)

جلد: 1
شمارہ: 6
صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۱ھ
اکتوبر 2019ء

(ویب ایڈیشن)

اسلامی بہنوں کا ماہنامہ

(دعوتِ اسلامی)

(Web Edition)

ڈاک کا پتہ: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ
پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی
Whatsapp: +923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی مدظلہ العالی دار الافتاء اہل سنّت (دعوتِ اسلامی)
☆ اسلامی بہنوں کا ماہنامہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہے
https://www.dawateislami.net

تاثرات (Feedback) کے لئے

اپنے تاثرات، مشورے اور تجاویز نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریسز پر بھیجئے

Khatoon.mahnama@dawateislami.net
mahnama@dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:
مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔
(فردوس الاخبار، 1 / 422، حدیث:3149)

حمد / مناجات

اللہ! مجھے حافظِ قراٰں بنادے

اللہ! مجھے حافظِ قراٰں بنا دے
قراٰں کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

کپڑے میں رکھوں صاف تُو دل کو مِرے کر صاف
مولیٰ تُو مدینہ مِرے سینے کو بنا دے

فِلموں سے ڈِراموں سے دے نفرت تُو الٰہی
بس شوق مجھے نَعت و تِلاوت کا خُدا دے

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا میں
اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

ہر کام شریعت کے مطابِق میں کروں کاش!
یارب! تُو مُبَلِّغ مجھے سُنّت کا بنا دے

میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نِکالوں
اللہ مَرَض سے تُو گناہوں کے شِفا دے

اَخلاق ہوں اچھے مِرا کِردار ہو سُتھرا
محبُوب کا صدقہ تُو مجھے نیک بنا دے

اُستاد ہوں، ماں باپ ہوں، عطّار بھی ہوں ساتھ
یُوں حج کو چلیں اور مدینہ بھی دکھا دے

وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص113
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ

نعت / استغاثہ

یہ اِکرام ہے مصطفےٰ پر خدا کا

یہ اِکرام ہے مصطفےٰ پر خدا کا
کہ سب کچھ خدا کا ہُوا مصطفےٰ کا

یہ بیٹھا ہے سکّہ تمہاری عطا کا
کبھی ہاتھ اُٹھنے نہ پایا گدا کا

جو بندہ خدا کا وہ بندہ تمہارا
جو بندہ تمہارا وہ بندہ خدا کا

مِرے گیسوؤں والے میں تیرے صدقے
کہ سر پر ہُجومِ بَلا ہے بَلا کا

اَذاں کیا جہاں دیکھو ایمان والو
پسِ ذِکرِ حق ذِکْر ہے مصطفےٰ کا

کہ پہلے زباں حَمد سے پاک ہولے
تو پھر نام لے وہ حبیبِ خدا کا

تِرے بابِ عالی کے قربان جاؤں
یہ ہے دوسرا نام عرشِ خدا کا

بھلا ہے حسؔن کا جنابِ رضا سے
بھلا ہو الٰہی جنابِ رضا کا

ذوقِ نعت، ص55
از شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

نیک بندوں سے محبت

اُمِّ عاطر عطاریہ

اللہ کریم نیکوکار مؤمنین کو خوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝۹۶ ﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک وہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے عنقریب رحمٰن ان کے لیے محبت پیدا کردے گا۔ (پ16، مریم: 96)

مُسلمانوں کے دِلوں میں محبت

حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: اِس سے مُراد دُنیا میں اچھی روزی، لوگوں کی زبانوں پر ذکرِ خیر اور مُسلمانوں کے دِلوں میں محبت ہے۔

(طبری، 8/385، مریم، تحت الآیۃ:96)

آسمان اور زمین میں مقبولیت

حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک کسی بندے سے محبّت فرماتا ہے تو جبریل (علیہ السلام) کو ندا کی جاتی ہے کہ اللہ پاک فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، تو جبریل (علیہ السلام) اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل (علیہ السلام) آسمان والوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ کریم فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین (والوں کے دلوں) میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (بخاری، 2/382، حدیث:3209، مرقاۃ المفاتیح، 8/735، تحت الحدیث:5005)

امام مُحیُّ الدین یحییٰ بن شرف نَوَوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی بندے سے محبت کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے ہدایت و رحمت عطا فرماتا اور اس پر انعام و اکرام فرماتا ہے، جبکہ جبرائیل علیہ السلام اور دیگر فرشتوں کی نیکوکاروں سے محبت کے دو معنی ہو سکتے ہیں: وہ اس کے لئے استغفار و دعا کرتے ہیں، یا اس سے ملاقات کا شوق رکھتے ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح، 8/736، تحت الحدیث:5005)

نیک بندہ کون؟

پیاری اسلامی بہنو! مذکورہ آیتِ مقدّسہ سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی طرف سے مسلمانوں کے دلوں میں نیک بندوں کی محبت ڈال دی جاتی ہے۔

آیئے! یہ بھی جان لیں کہ صالح یعنی نیک بندہ کسے کہتے ہیں۔ علمائے کرام فرماتے ہیں: صالح (یعنی نیکوکار) سے مُراد وہ شخص ہے جو حقوقُ العباد (یعنی بندوں کے حقوق) اور حقُ اللہ (یعنی اللہ کے حقوق) دونوں کی طاقت بھر ادائیگی کرے۔

(بریقۃ محمودیہ، 1/151)

نیک اعمال کا پھل

حضرت علّامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ آیت اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب ایمان کا بیج دِل کی زمین میں بویا جائے اور نیک اعمال کے پانی سے اُس کی پرورش کی جائے تو وہ بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس کا پھل نکل آتا

ہے اور اُس کا پھل اللہ کریم، انبیائے کرام علیھمُ السّلام، فرشتوں اور مؤمنین سب کی محبت ہے۔

(روح البیان، 5/359، مریم، تحت الآیۃ۔ 96)

وہ کہ اُس در کا ہوا خلقِ خدا اُس کی ہوئی

حضرت سیّدُنا ہَرِم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب بندہ اپنے دِل سے اللہ پاک کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ کریم اہلِ ایمان کے دِلوں کو اُس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے یہاں تک کہ اُسے لوگوں کی محبت وشفقت عطا کر دیتا ہے۔ (خازن، 3/248، مریم، تحت الآیۃ، 96)

امامِ اہلِ سنت کی ہر دل عزیزی

پیاری اسلامی بہنو! بارگاہِ خداوندی سے لَو لگانے والے اور اپنی ساری زندگی قراٰن و سنّت پر عمل کرنے والے اولیائے کِرام اور علمائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو حضرت سیّدُنا ہرم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا فرمان کی صداقت واضح ہوتی ہے۔ ماہِ صفر المظفّر میں وفات پانے والی ایک عظیم شخصیت امامِ اہلِ سنّت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت میں لکھا ہوا ہے کہ عوام تو کُجا علما بھی آپ سے بے حد محبت وعقیدت رکھتے تھے۔ جب آپ دوسری بار حج کے لئے گئے تو حرمینِ طیّبین کے علمائے کرام بھی آپ کی خوب خوب تعظیم وتکریم کرتے، سارا عرصۂ حج آپ کی رہائش گاہ پر علما وصلحا کا ملاقات کے لئے تانتا بندھا رہتا تھا۔ سالہا سال سے مدینہ منوّرہ میں مقیم مولانا کریمُ اللہ مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ مدینہ کی جو عقیدت ومحبت اور اعزاز واکرام فاضل بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) کے ساتھ دیکھا اس سے قبل کسی کے ساتھ نہ دیکھا۔

(فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص164)

امیرِ اہلِ سنّت سے علمائے کرام اور عوام کی محبّت

لوگوں کے دلوں میں محبت ڈالے جانے کی ایک زندہ مثال امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ بھی ہیں کہ کروڑہا کروڑ مسلمان آپ سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں اور اسلامی بھائیوں کی بہت بڑی تعداد آپ کی گھڑی بھر کی صحبت کو اپنے لئے سرمایۂ حیات تصوّر کرتی ہے۔ مختلف مواقع مثلاً ربیعُ الاول، ربیعُ الثانی، محرّمُ الحرام وغیرہ کے مواقع پر امیرِ اہلِ سنّت مسلسل کئی دن روزانہ مدنی مذاکرے اور پھر خصوصی مدنی مذاکرے کے بعد کئی مرتبہ رات گئے اسلامی بھائیوں سے ملاقات فرماتے ہیں۔ ان مواقع پر امیرِ اہلِ سنت کی صحبت اور ملاقات کی سعادت پانے کے لئے مختلف شہروں اور صوبوں سے ہزاروں اسلامی بھائی کئی دن کے لئے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی تشریف لاتے اور گھنٹوں قطار میں لگ کر ملاقات کی سعادت پاتے ہیں۔ پورے ماہِ رمضان اور آخری دس دن کے اعتکاف میں بھی آپ کی صحبت پانے کے لئے پاکستان اور بیرونِ پاکستان سے ہزارہا عاشقانِ رسول کی آمد ہوتی ہے۔

علمائے اہلِ سنّت کی امیرِ اہلِ سنت سے محبت کا اندازہ لگانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے "1163 علمائے اہلِ سنّت کے تاثرات" نامی کتاب ڈاؤن لوڈ کر کے مطالعہ فرمائیے۔

کیا صفر کا مہینہ منحوس ہے؟

بنتِ یوسف عطّاریہ مدنیہ

دنیا سے شرک و جہالت کے اندھیرے دور کرنے والے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: لَاصَفَرَ یعنی صفر کوئی چیز نہیں۔

(بخاری،4/26، حدیث:5717)

پیاری اسلامی بہنو! دورِ جاہلیت (یعنی اسلام سے پہلے کے زمانے) میں ماہِ صفر کے بارے میں لوگ اس قسم کے وہمی خیالات رکھا کرتے تھے کہ اس مہینے میں مصیبتیں اور آفتیں بہت ہوتی ہیں، چنانچہ وہ لوگ ماہِ صفر کے آنے کو منحوس خیال کیا کرتے تھے۔ (عمدۃ القاری، 7/110 مفہوماً)

یاد رکھئے! اِسلام میں کوئی دِن یا کوئی ساعت (یعنی گھڑی یا وقت) منحوس نہیں۔ہاں! بعض دِن بابرکت ہیں۔

(مراۃ المناجیح، 5/484)

شیخِ محقِّق علّامہ عبدُالحق محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "لَاصَفَرَ" کے تحت فرماتے ہیں: عوام اسے (یعنی صفر کو) بلاؤں، حادثوں اور آفتوں کے نازل ہونے کا وَقْت قرار دیتے ہیں، یہ عقیدہ باطِل ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(اشعۃ اللمعات،3/664)

صفر کے متعلق منفی خیالات

افسوس! آج کے ترقّی یافتہ اور جدید کہلانے والے معاشرے میں بھی یہ خلافِ اسلام، قدیم تصوّر پایا جاتا ہے۔ نحوست کے وہمی تصوّرات کے شکار لوگ ماہِ صفر کو مصیبتوں اور آفتوں کے اُترنے کا مہینہ سمجھتے ہیں۔ وہمی لوگوں کا ذہن بنا ہوتا ہے کہ صفر کے مہینے میں نیا کاروبار شروع نہیں کرنا چاہیے، نقصان کا خطرہ ہے۔ ایسے لوگ کوئی بڑا لین دین بھی نہیں کرتے، یہ سب بے بُنیاد خیالات ہیں۔

اصل نحوست کون سی ہے؟

تفسیرِ روح البیان میں ہے: صفر وغیرہ کسی مہینے یا مخصوص وقت کو منحوس سمجھنا دُرست نہیں۔ تمام اوقات اللہ کے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں انسانوں کے اعمال واقع ہوتے ہیں۔ جس وقت میں بندہ مؤمن اللہ کریم کی اطاعت اور بندگی میں مشغول ہو وہ وقت مبارک ہے اور جس میں اللہ پاک کی نافرمانی کرے وہ وقت اُس کے لئے منحوس ہے۔ درحقیقت اصل نحوست تو گناہوں میں ہے۔ (تفسیر روح البیان،3/428)

صفر میں سفر کرنا کیسا؟

بعض نادان مسلمان صفر المظفَّر کے مہینے کو منحوس سمجھتے ہوئے اس میں سفر کرنے سے بچتے ہیں کہ ایکسیڈنٹ وغیرہ کا اندیشہ ہے، یہ جہالت بھرا خیال ہے۔ علّامہ حامد آفندی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا: کیا بعض دِن منحوس یا مبارک ہوتے ہیں جو سفر اور دیگر کام کی صلاحیت نہیں رکھتے؟ تو انہوں نے جواب دِیا: جو شخص یہ سوال کرے کہ بعض دِن منحوس ہوں گے تو اُس کے جواب سے اعراض کیا جائے اور اُس کے فعل کو جہالت کہا جائے اور اس کی مذمّت بیان کی جائے۔ ایسا سمجھنا

یہود کا طریقہ ہے۔ مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے جو اللہ کریم پر توکّل کرتے ہیں۔ (تنقیح الفتاوی الحامدیہ،2/367)

صفر کے مہینے میں شادی

کچھ لوگ اس مہینے میں شادیوں یا بیٹیوں کی رُخصتی سے بچتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنے سے گھر برباد ہونے کا اِمکان ہے یہ بھی باطل وہم ہے۔ صفر المظفّر میں ہی حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضی کرم اللہ وجھہ الکریم اور خاتونِ جنت حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی شادی خانہ آبادی ہوئی تھی۔

(الکامل فی التاریخ، 2/12 ملخصاً)

تیرہ تیزی کی حقیقت

کچھ لوگ اس ماہ کی خصوصاً ابتدائی تیرہ تاریخوں کو جنہیں "تیرہ تیزی" کہا جاتا ہے بہت منحوس تصوُّر کرتے ہیں، اس حوالے سے صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اِس میں شادی بیاہ نہیں کرتے، لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اِس قسم کے کام سے پرہیز کرتے، سفر کرنے سے پرہیز کرتے ہیں خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نَحس (یعنی نحوست والی) مانی جاتی ہیں، یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔

(بہارِ شریعت 3/659)

ذہنی بیماری

پیاری اسلامی بہنو! بدشگونی ایک ہلاکت خیز ذہنی بیماری ہے جس کا شکار اپنی زندگی کو مشکل بنالیتا ہے، بعض اوقات کسی اہم اور وقتی کام کو صرف کسی خاص وقت کو منحوس سمجھتے ہوئے مُؤخّر (Delay) کرکے اپنا نقصان کر بیٹھتا ہے۔ اپنا ذہن بنالیجئے کہ وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔

بچنے کا بھی اختیار ہے

پیاری اسلامی بہنو! کسی چیز کا منحوس ہونا مشہور ہو تو اس سے بچنے کا بھی اختیار ہے لیکن بدشگونی پر اِعتقاد ہرگز نہ رکھا جائے۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جسے عام لوگ نَحس (یعنی منحوس) سمجھ رہے ہیں اس سے بچنا مناسب ہے کہ اگر حسبِ تقدیر اسے کوئی آفت پہنچے اُن کا باطل عقیدہ اور مستحکم ہوگا کہ دیکھو یہ کام کیا تھا اُس کا یہ نتیجہ ہوا اور ممکن کہ شیطان اس کے دل میں بھی وسوسہ ڈالے۔ (فتاویٰ رضویہ،23/267)

بدشگونی کا علاج

پیاری اسلامی بہنو! علمِ دین ایک ایسا نور ہے جو جہالت کے اندھیروں کو دور اور انسان کے دل و دماغ کو پُرنُور کردیتا ہے۔ بدشگونی کا بہترین علاج یہ ہے کہ درست اسلامی عقائد کا علم حاصل کیا جائے۔ اِنْ شَآءَ اللہ! بدشگونی کا علاج بھی ہوگا اور کئی غلط فہمیوں سے نجات بھی ملے گی۔

مشورہ: بدشگونی، استخارہ اور نظر لگنے سمیت دیگر موضوعات سے متعلق مزید مفید معلومات حاصل کرنے اور بدشگونی کا تفصیلی علاج جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "بدشگونی" کا مطالعہ فرمائیے۔

مکتبۃ المدینہ سے خریدیئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

دلچسپ سوال جواب

بنتِ ہارون عطاریہ مدنیہ

سوال اُمّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (سیر اعلام النبلاء، 2/192)

سوال نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مکّۂ مکرّمہ سے مدینہ منوّرہ کی طرف کس دن ہجرت فرمائی؟

جواب نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مکّۂ مکرّمہ سے مدینہ منوّرہ کی طرف پیر (Monday) کے دن ہجرت کی تھی۔

(مسند امام احمد، 1/594، حدیث:2506)

سوال اسلام کی سب سے پہلی مسجد کا نام کیا ہے؟

جواب اسلام کی سب سے پہلی مسجد کا نام مسجدِ قُبا ہے۔

(سیرۃ ابن ہشام، ص197)

سوال ثَرید کسے کہتے ہیں؟

جواب شوربے دار گوشت میں روٹی توڑ کر بھگو دیں تو اس کھانے کو عربی زبان میں ثرید کہتے ہیں۔

(بشیر القاری، ص71)

سوال امینُ الاُمّۃ کن کا لقب ہے؟

جواب صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا ابو عبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ کا لقب امینُ الاُمّۃ (یعنی امت کا امانت دار) ہے۔

(بخاری، 2/545، حدیث:3744)

سوال حضرت سیّدُنا آدم علیہ السّلام اور حضرت سیّدُنا نوح علیہ السّلام کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا؟

جواب ان دونوں مبارک ہستیوں کے درمیان تقریباً ایک ہزار سال کا فاصلہ تھا۔ (صحیح ابن حبان، جز8، 6/25)

سوال سب سے پہلے مہمان نوازی کس نے کی؟

جواب حضرت سیّدُنا ابراہیم علیہ السّلام نے سب سے پہلے مہمان نوازی فرمائی۔ (مؤطا امام مالک، 2/415، حدیث:1756)

سوال سَیفُ اللہ کن کا لقب ہے؟

جواب مشہور صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا لقب سَیفُ اللہ (یعنی اللہ پاک کی تلوار) ہے۔

(معجم الصحابۃ للبغوی، 2/223)

سوال اسلام میں سب سے پہلے شہید ہونے والی شخصیت کا نام کیا ہے؟

جواب حضرت سیّدَتُنا سُمَیّہ رضی اللہ عنہا اسلام میں سب سے پہلے شہید ہونے والی شخصیت ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، 19/523، رقم:36920)

سوال وہ کون سے صحابی ہیں جو ایک تابعی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے؟

جواب صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ عنہ حبشہ کے بادشاہ اور تابعی حضرت سیّدُنا نَجاشی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے۔ (شرح الزرقانی علی المواہب، 1/506)

اسلامی عقیدے

جِنّات سے متعلق عقائد

اُمِّ عمیر عطّاریہ مدنیہ

پیاری اسلامی بہنو! انسانوں، فرشتوں اور دیگر مخلوقات کی طرح جِنّات بھی اللہ پاک کی ایک مخلوق ہے۔

جنّات کے بارے میں اسلامی عقیدے

1 جنّات بھی انسانوں کی طرح عقل و شُعور کے مالک اور روح و جِسم والے ہیں۔

2 فرشتوں کی طرح جنّات بھی مختلف شکلیں اختیار کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ان میں سے کچھ کے پَر ہوتے ہیں اور وہ ہوا میں اُڑتے پھرتے ہیں۔

3 جنّات ایسے مشکل ترین اور عجیب و غریب کام کرنے کی طاقت رکھتے ہیں جنہیں کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

4 جنّات کے یہاں بھی اولاد ہوتی ہے اور ان کی بھی نسل چلتی ہے۔ جب انسانوں کے یہاں ایک بچّہ پیدا ہوتا ہے تو جنّات کے یہاں 9 بچّے پیدا ہوتے ہیں، اسی وجہ سے ان کی تعداد انسانوں سے 9 گُنا زیادہ ہے۔

5 جنّات میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی، پھر مسلمان جنّات میں نیک بھی ہیں بدکار بھی۔

6 مسلمان جنّات نماز، روزہ اور حج کی ادائیگی کرتے ہیں، یوں ہی تلاوتِ قراٰن کریم بھی کرتے ہیں۔

7 ہمارے پیارے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انسانوں کی طرح جنّات کے بھی نبی ہیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں جنّات کے وُفود (Delegations) آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے۔

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جن و بشر سلام کو حاضر ہیں اَلسَّلام
یہ بارگاہ مالکِ جن و بشر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص209)

8 شریر جنّات کو شیطان کہتے ہیں، ان کا سردار ابلیس ہے۔

9 جنّات کے وجود کا انکار کرنا یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے۔

10 جنّات کی عمریں بہت لمبی ہوتی ہیں۔

11 جنّات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔

12 مختلف جنّات مختلف جگہوں پر رہتے ہیں، بعض انسانوں کے ساتھ ان کے گھروں میں، درختوں پر، جھاڑیوں میں، کچھ ویران جگہوں، ٹیلوں اور وادیوں میں اور بعض نجاست کی جگہوں پر رہتے ہیں۔

13 لوبیا، ہڈی، لید اور انسانوں کے کھانے کی وہ چیزیں جن پر بِسْمِ اللہ نہ پڑھی جائے جنّات کی خوراک ہے۔

(بہارِ شریعت، 1/96، قومِ جنّات اور امیرِ اہلسنّت متفرق مقامات)

مدنی مشورہ جنّات سے متعلق بنیادی عقائد جاننے کے لئے بہارِ شریعت جلد اول سے "جِنّ کا بیان" اور تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "قومِ جِنّات اور امیرِ اہلِ سُنّت" کا مطالعہ فرمائیے۔

سورج ٹھہر گیا

بنتِ غلام سرور عطّاریہ

اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات کی علمائے کرام نے مختلف اقسام بیان فرمائی ہیں جن میں سے ایک قسم آسمانی معجزات ہے۔ سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سورج، چاند اور بادلوں وغیرہ سے متعلق جو معجزات ظاہر ہوئے انہیں آسمانی معجزات کہا جاتا ہے۔ ”اسلامی بہنوں کا ماہنامہ“ کے رمضان المبارک اور ذوالحجۃ الحرام کے شماروں میں بھی دو آسمانی معجزات کا تعارف پیش کیا گیا تھا۔

آیئے! آسمانی معجزات میں سے ایک اور عظیم الشان معجزے کا ذکرِ خیر پڑھئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے:

سورج ٹھہر گیا

حضور نبی رحمت، شفیعِ امّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سفرِ معراج سے واپس تشریف لاکر جب کفارِ قریش کو اس کی خبر دی تو یہ بھی بتایا کہ سفر کے دوران میں نے فلاں قافلے کو بھی دیکھا تھا اور وہ فلاں دن واپس پہنچے گا۔ جب وہ دن آیا اور سورج ڈوبنے کا وقت آگیا لیکن قافلہ نہ پہنچا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سورج کو حکم دیا کہ وہ قریش کا قافلہ واپس پہنچنے تک نہ ڈوبے۔ حکم پاکر سورج ٹھہر گیا (اور جب قافلہ پہنچا تو غروب ہوا)۔

(المعجم الاوسط،/116، حدیث:4039، شرح الزرقانی علی المواھب،6/490)

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ چاند اور سورج پر اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حکومت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

چاند اشارے کا ہِلا، حکم کا باندھا سورج
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

(حدائقِ بخشش، ص154)

اللہ پاک کی خلافت

اس معجزے کو نقل کرنے کے بعد امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ حَسَن کا واقعہ اس حدیثِ صحیح کے واقعہ عظیمہ سے جُدا ہے جس میں ڈوبا ہوا سورج حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کیلئے پلٹا ہے یہاں تک کہ مولیٰ علی کرَّم اللہ وجھہ الکریم نے نمازِ عصر کہ خدمت گزاریٔ محبوبِ باری صلی اللہ علیہ وسلم میں قضا ہوئی تھی ادا فرمائی۔ امامِ اجل (یعنی جلیلُ القدر امام حضرت سیدنا احمد بن محمد ابو جعفر) طحاوی (رحمۃ اللہ علیہ) وغیرہ اکابر (یعنی بزرگوں) نے اس حدیث کی تَصْحِیح کی (یعنی اسے صحیح قرار دیا)۔ الحمدللہ! اسے خلافتِ ربُّ العزّت کہتے ہیں کہ مَلَکُوتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرض (یعنی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی) میں ان کا حکم جاری ہے، تمام مخلوقِ الٰہی کو ان کیلئے حکمِ اطاعت و فرمانبرداری ہے، وہ خدا کے ہیں اور جو کچھ خدا کا ہے سب ان کا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ 30/485)

مَدَّاحُ الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں:

تُو نائبِ خدا ہے، محبوبِ کبریا ہے
ہے ملک میں خدا کے، جاری نظام تیرا

(قبالۂ بخشش، ص15)

ابتدائی تربیت کی اہمیت

بنتِ حسن عطاریہ

پیاری اسلامی بہنو! انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے، کانٹے بُو کر پھولوں کی امید رکھنا یا گندم بُو کر جَو ملنے کی آرزو کرنا بیوقوفی کہلاتا ہے۔ یہی معاملہ اولاد کا ہے، ہم بچپن سے ان کی جیسی تربیت کریں گے، بڑھتی عمر کے ساتھ اسی کا اثر ان کے کردار میں نظر آئے گا۔ کہا جاتا ہے کہ بچّے اس ٹہنی کی مانند ہوتے ہیں جو ابتداءً نرم ہونے کی وجہ سے کسی بھی طرف موڑے جانے کی صلاحیت رکھتی ہے لیکن گزرتے وقت کے ساتھ اس ٹہنی میں سختی آجانے کی وجہ سے پھر آپ اسے موڑ نہیں سکتے، اور زور زبردستی کا انجام ٹہنی کا ٹوٹنا ہو گا۔

پتھر کی لکیر امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: (اولاد کو تمیز و شُعور آتے ہی) عقائدِ اسلام وسنّت سکھائے کہ لوحِ سادہ فطرتِ اسلامی و قبولِ حق پر مخلوق ہے (اس لئے کہ بچہ فطرتاً دینِ اسلام اور حق بات قبول کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے) اِس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہو گا۔ (اولاد کے حقوق، ص21) یعنی جیسے صاف تختی پر آپ کچھ بھی لکھ سکتے ہیں اور آپ کا لکھا ہوا ہی ظاہر ہو گا یوں ہی آپ کی دی ہوئی تربیت ہی بچے کے صاف دل و دماغ پہ نقش ہو گی اور اسی کے اثرات اس کے کردار و زندگی سے ظاہر ہوں گے۔

اللہ دیکھ رہا ہے بچّوں کی ذہنی طاقت و اِستعداد کو سامنے رکھتے ہوئے والدین کا اندازِ تربیت کیسا ہونا چاہئے اس حوالے سے حضرت سیّدُنا سہل بن عبدُاللہ تُستری رحمۃ اللہ علیہ کے واقعے میں والدین کے لئے کافی سبق ہے۔ آپ فرماتے ہیں: میری عمر جب تین سال ہوئی تو میرے ماموں حضرت سیّدُنا محمد بن سوار رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اللہ پاک کو یاد نہیں کرتے جس نے تمہیں پیدا فرمایا؟ میں نے پوچھا: میں اُسے کس طرح یاد کروں؟ فرمایا: جب رات سونے لگو تو زبان کو حرکت دیئے بغیر صرف دِل میں تین مرتبہ یہ کلمات کہو: اَللّٰہُ مَعِیَ، اَللّٰہُ نَاظِرٌ اِلَیَّ، اَللّٰہُ شَاھِدِی (یعنی اللہ میرے ساتھ ہے، اللہ مجھے دیکھ رہا ہے، اللہ میرا گواہ ہے)۔ کچھ عرصے بعد ماموں نے فرمایا: اب ہر رات سات مرتبہ پڑھو، پھر کچھ عرصے بعد ہر رات گیارہ مرتبہ پڑھنے کا فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں: میں کئی سال تک یہ عمل کرتا رہا اور میں نے اپنے دل میں اس کا بے حد لطف پایا۔ پھر ایک دِن میرے ماموں نے فرمایا: اے سہل! اللہ کریم جس شخص کے ساتھ ہو، اُسے دیکھتا ہو اور اُس کا گواہ ہو کیا وہ اُس کی نافرمانی کرتا ہے؟ ہرگز نہیں، لہٰذا تم اپنے آپ کو گناہوں سے بچاؤ۔ (احیاء العلوم، 91/3)

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اولاد کی ایسی تربیت کرنی چاہئے کہ وہ بچپن ہی سے اچّھائیوں سے پیار کریں اور بُرائیوں سے بیزار رہیں، اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ بچّہ بگڑ جائے اور بڑا ہو کر کچھ کا کچھ کر ڈالے۔ (نیکی کی دعوت، 580/1)

اللہ پاک ہمیں اپنی اولاد کی بچپن سے ہی اسلامی تربیت کرتے ہوئے انہیں قراٰن وسنت کا عملی نمونہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قناعت

بنتِ منظور عطاریہ مدنیہ

پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کئی ایسی اچھی عادات اور صِفات اپنانے کی ترغیب دلائی ہے جو دنیا و آخرت کے لئے نہایت مفید ہیں۔ان اچھی صفات سے مُتَّصِف ہونے والی مسلمان عورت اپنی ذات کے علاوہ اپنے گھرانے اور آنے والی نسلوں کے لئے بھی نفع بخش ثابت ہوتی ہے۔ ایسی ہی سنہری صفات میں سے ایک صفت قناعت ہے۔

قناعت کی تعریف

پیاری اسلامی بہنو! کسی بُری بات سے بچنے یا اچھی بات کو اپنانے کے لئے اس کی پہچان ہونی چاہئے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں: جو کچھ ہو اُسی پر اِکتفا کرنا قناعت ہے۔ (چڑیا اور اندھا سانپ، ص8)

قناعت کی فضیلت

قراٰن و حدیث کے مُطالعے سے قناعت کی اہمیت کے ساتھ ساتھ اس کی بہت سی برکات ظاہر ہوتی ہیں:

اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ﴾ تَرجَمۂ کنز العرفان: جو مرد یا عورت نیک عمل کرے اور وہ مسلمان ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی دیں گے۔ (پ14، سورۃ النحل:97)

حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں حَیٰوۃً طَیِّبَۃً (یعنی پاکیزہ زندگی) سے مراد قناعت ہے۔ (المتجر الرابح، ص287)

کامیاب کون؟

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو اسلام لایا، اسے بقدرِ کفایت رزق دیا گیا اور اللہ نے اسے قناعت کی توفیق عطا فرمائی تو وہ فلاح پا گیا۔ (ترمذی، 4/156، حدیث:1054)

دعائے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا یعنی اے اللہ! محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے گھر والوں کی روزی بقدرِ ضرورت مُقرّر فرما۔ (مسلم، ص406، حدیث: 2427)

بیٹیوں کو نصیحت

حضرت سیّدُنا ابو عمران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا موسیٰ علیہ السّلام کی تین صاحب زادیاں تھیں۔ آپ نے ان سے فرمایا: بیٹیو! عنقریب بنی اسرائیل تم پر دنیا پیش کریں گے، تم ہرگز اسے قبول نہ کرنا۔ فقط روئی (کے لباس) اور گیہوں کے خوشوں پر قناعت کرنا، ان سے حاصل شدہ گیہوں (یعنی گندم) ہی کھانا، تم جنّت تک پہنچ جاؤ گی۔ (حلیۃ الاولیا، 2/355، رقم:2545)

ناشکری کا مقابلہ

پیاری اسلامی بہنو! آج کل معاشرے میں مقابلے (Competition) کی فضا بن چکی ہے، ہر شخص اپنے پاس موجود نعمتوں سے غیر مطمئن اور مزید کی خواہش میں مبتلا ہے۔

یاد رکھئے! ہمارا پیارا دینِ اسلام ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ جو حلال رزق و سہولیات میسّر ہوں انہی پر قناعت اختیار کی جائے، دنیوی معاملات میں اپنے سے اوپر والوں کو نہیں بلکہ نیچے والوں کو دیکھ کر اللہ پاک کا شکر بجا لایا جائے۔ بعض خواتین رشتے داروں کی امیری دیکھ کر اپنے والد یا شریکِ

حیات سے ویسی ہی سہولیات کی ضد کرتی ہیں اور قدرت و وسائل نہ ہونے کی صورت میں بعض اوقات انہیں غَلَط ذرائع اختیار کرنے پہ مجبور کرکے اپنی اور ان کی آخرت کو داؤ پر لگا دیتی ہیں۔ ایسی خواتین کو سردارِ دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس نصیحت سے سبق حاصل کرنا چاہیے جو آپ نے اپنی لختِ جگر، جنّتی خواتین کی سردار سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عِیادت کے وقت انہیں ارشاد فرمائی: اپنے چچازاد (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے ساتھ قناعت اختیار کرو۔ میں نے تمہاری شادی ایسے شخص کے ساتھ کی ہے جو دنیا میں بھی سردار ہے اور آخرت میں بھی۔ (احیاء علوم الدین، 3/336)

400 درہم قبول نہ کئے

حضرت سیّدُنا داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو شدید فاقہ لاحِق ہوا تو حضرت سیّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت سیّدُنا حمّاد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کے تَرکے میں سے چار سو درہم لے کر اُن کے پاس آئے اور کہا: کہ یہ چار سو درہم ایسے شخص کے مال میں سے ہیں کہ کوئی شخص زُہد و پرہیزگاری اور کَسبِ حلال میں اُس سے بڑھ کر نہیں ہے۔ حضرت سیّدُنا داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں نے کسی سے کوئی چیز قبول کرنی ہوتی تو آپ کے والد کی تعظیم اور آپ کے اِکرام کے لئے اسے قبول کرلیتا لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ قناعت کی عزت میں زندگی بسر کروں۔ (المستطرف فی کل فن مستظرف، 1/122)

قناعت کے فوائد

پیاری اسلامی بہنو! دنیا و آخرت میں قناعت کے متعدّد فوائد ہیں۔ مثلاً قناعت اختیار کرنے والا اللہ پاک کی تقسیم پر راضی رہتے ہوئے شِکوہ و شکایت سے محفوظ رہتا ہے۔ قناعت پسندی بندے کو لوگوں کی محتاجی سے محفوظ رکھتی ہے، ایک عربی شاعر کہتا ہے:

اِنَّ الْقَنَاعَةَ مَنْ يَّحْلِلْ بِسَاحَتِهَا   لَمْ يَلْقَ فِيْ دَهْرِهٖ شَيْئًا يُّؤَرِّقُهٗ

جس آدمی کے صحن میں قناعت اترے وہ زمانے میں کسی چیز کا محتاج نہیں رہتا۔ (احیاء علوم الدین، 3/295) قناعت پسندی حِرص و لالچ سے بچاتی اور بندہ پُرسکون زندگی بسر کرتا ہے۔

قناعت کا حصول

پیاری اسلامی بہنو! یہاں قناعت کا ذہن بنانے اور اس دولت کو پانے کے چند طریقے بیان کئے جاتے ہیں: 1 قراٰن و حدیث اور اقوالِ بزرگانِ دین میں بیان کردہ قناعت کے فضائل کا مطالعہ کیجئے 2 انبیائے کرام علیہم السلام، اولیائے عظام اور علمائے اسلام رحمہم اللہ کی سیرتوں کا مطالعہ کیجئے، ان کی قناعت بھری زندگی سے بھی درسِ قناعت ملے گا 3 حقیقی رازق و مالک اللہ پاک پر کامل یقین رکھتے ہوئے اس کی تقسیم پر راضی رہئے 4 زیادہ مال و دولت کی دنیوی و دینی آفات کو پیشِ نظر رکھئے 5 دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، قناعت کی دولت ملنے کے لئے اللہ کریم سے دعا کیجئے 6 مال و دولت کی لالچی عورتوں کے بجائے نیک اور قناعت پسند خواتین کی صُحبت اختیار کیجئے۔ اس مقصد کے لئے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات میں شرکت بہترین ذریعہ ہے 7 طرزِ معیشت میں سادگی، اعتدال اور کفایت سے کام لیتے ہوئے آمدنی اور خرچ میں توازُن قائم رکھیں گی تو قناعت کی دولت پانے میں آسانی رہے گی 8 امیر عورتوں کے رہن سہن، موبائل، لباس، سواری، کھانے پینے اور دیگر معاملات دیکھنے کے بجائے ایسی عورتوں پر توجّہ فرمائیں جنہیں زندگی کی بنیادی ضروریات بھی بمشکل دستیاب ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ! قناعت کی دولت پانے میں آسانی رہے گی۔

اللہ پاک ہمیں دنیا کی محبت سے بچاتے ہوئے قناعت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رہیں سب شاد گھر والے شَہا تھوڑی سی روزی پر
عطا ہو دَولتِ صَبْر و قناعت یا رسولَ اللہ

عورت کا مردانی وضع قطع بنانا

بنت سلیم عطاریہ مدنیہ

دینِ اسلام اپنے ماننے والوں کی زندگی کے ہر شعبے میں بہترین راہ نُمائی فرماتا اور مُعاشرت کے انداز سکھاتا ہے۔ ایک مسلمان عورت کا چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، سونا جاگنا الغرض زندگی کی ہر ادا اسلامی تعلیمات کے مطابق ہونی چاہیے۔ بدقسمتی سے آج کل مسلمان مردوں کے ساتھ ساتھ مسلمان عورتوں پر بھی مَغربی فیشن کی نقالی کی دُھن سوار ہے۔ مَغربی نقالی کے شوق اور مُنفرد و ممتاز نظر آنے کی خواہش میں مسلمان خواتین اسلامی احکامات کو پسِ پُشت ڈالتے ہوئے لباس، کلام اور حرکات میں مَردوں کی مشابہت (یعنی نقل) اختیار کرکے خود کو روشن خیال اور تعلیم یافتہ سمجھتی ہیں حالانکہ حقیقی روشن خیالی اور تعلیم وہی ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے خالق و رازق کی اطاعت بجالائے اور اس کی نافرمانی سے بچتار ہے۔

پیاری اسلامی بہنو! عورتوں کا مردوں جبکہ مردوں کا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا شیطان کے حکم کی فرماں برداری ہے۔ بارگاہِ خداوندی سے مَرْدُود ٹھہرائے جانے کے بعد شیطان نے کہا تھا: ﴿وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾

تَرجَمۂ کنزُالعرفان: اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔ (پ5، النساء:119)

صدرُ الاَفاضِل مفتی نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: مَردوں کا عورتوں کی شکل میں زنانہ لباس پہننا عورتوں کی طرح بات چیت اور حَرَکات کرنا جسم کو گود کر سرمہ یا سیندور وغیرہ جِلد میں پیوست کرکے نقش و نگار بنانا بالوں میں بال جوڑ کر بڑی بڑی جٹیں بنانا بھی اس میں داخل ہے۔ (خزائن العرفان، پ5، النساء، تحت الآیۃ:119)

مردوں سے مشابہت اختیار کرنے کی وعیدات

کئی روایات میں مردوں اور عورتوں کے ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کرنے کی مذمّت بیان کی گئی ہے:

1. فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: عورتوں سے مُشابہت اختیار کرنے والے مرد اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتیں صبح شام اللہ پاک کی ناراضی اور اس کے غضب میں ہوتے ہیں۔ (شعب الایمان، 4/356، حدیث:5385 ملخصاً)

2. حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے زَنانی مَردوں اور مَردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ مزید ارشاد فرمایا: انہیں اپنے گھروں سے دور کردو کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی فلاں فلاں کو دور کیا تھا۔

(بخاری، 4/74، حدیث:5886)

شیخُ الاسلام شِہابُ الدین امام احمد بن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کی شرح میں فرماتے ہیں: زنانی مردوں سے مراد عورتوں کی سی حرکات کرنے والے مَرد ہیں اگرچہ وہ کوئی فحش حرکت نہ بھی کرتے ہوں جبکہ مردانی عورتوں سے

مراد مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں ہیں۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/337)

حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی کہ ایک عورت (مردوں کی مخصوص قسم کا) جوتا پہنتی ہے تو آپ نے فرمایا: اللہ پاک نے مردانی وَضع قطع بنانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابو داؤد، 4/85، حدیث: 4099، مرقاۃ المفاتیح، 8/246، تحت الحدیث:4470)

عورتوں کا مردوں سے مشابہت اختیار کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ شیخ الاسلام شہاب الدین امام احمد بن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کبیرہ گناہوں کا بیان کرتے ہوئے ایک سو ساتواں (107) گناہِ کبیرہ شمار کرواتے ہیں: مَردوں کا عورتوں سے ایسے امور میں مشابہت اختیار کرنا جو غالب طور پر عورتوں کے ساتھ مخصوص ہونے میں معروف ہوں یوں ہی عورتوں کا مردوں سے، مثلاً لباس، گفتگو، حرکات وغیرہ میں مشابہت اختیار کرنا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/337)

پیاری اسلامی بہنوں! اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے ہمیں ہر معاملے میں مردوں کی مُشابہت سے بچنا چاہیے۔ اولاد کی درست تربیت میں ماں کا کردار بہت اَہم ہوتا ہے۔ اپنی بچیوں کو بھی ابتدا ہی سے اسلامی اخلاق و آداب اور حیا و پردہ وغیرہ کی تربیت دینا ایک ماں کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں بھی بچوں کی مشابہت سے بچنے کا ذہن دینا چاہیے تاکہ بڑی ہو کر بھی وہ اس سے بچنے میں کامیاب ہو سکیں۔

اللہ کریم ہم سب کو اپنے لباس، کلام وغیرہ ہر معاملے میں اسلامی احکامات اور پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی تعلیمات کو پیشِ نظر رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

کھانا پکانے کے طریقے

آلو کے کباب

بنتِ ممتاز عطاریہ مدنیہ

پیاری اسلامی بہنو! کم خرچ کے ساتھ گھر میں تیار ہونے والی بہت سے چیزوں میں سے ایک آلو کے کباب بھی ہیں۔

درکار اشیا

آلو کے کباب بنانے کے لئے ان چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے: آلو، حسبِ ضرورت سُرخ مرچیں اور نمک، کٹی ہوئی ہری مرچیں، ڈبل روٹی کا چورا، انڈا۔

بنانے کا طریقہ

پہلے آلو اُبال لیں، اس کے بعد انہیں فِرِیج میں رکھ دیں۔ جب آلو ٹھنڈے ہوجائیں تو انہیں پیس لیں، ایک برتن میں ڈال کر ان کی مقدار کے اعتبار سے سُرخ مرچیں، نمک اور کٹی ہوئی سبز مرچیں ان میں شامل کریں۔ اس کے بعد ڈبل روٹی کا چورا اوپر ڈال کر سب کو مکس کرکے گول شکل میں شامی کباب کی طرح بنالیں، آخر میں ان کبابوں کو پھینٹے ہوئے انڈے میں ڈبو کر ہلکی آنچ پر فرائی پین میں گرم تیل کے اندر تَل لیں۔

لیجئے! آلو کے مزیدار کباب تیار ہیں۔ عبادت پر قُوّت حاصل کرنے کی اچھی نیت کے ساتھ کھائیے، گھر والوں میں سے جو کھانا چاہے اسے بھی کھلائیے اور اللہ پاک کی اس نعمت کا شکر ادا کیجئے کہ جو شکر کرتا ہے اسے اور زیادہ عطا کیا جاتا ہے۔

بچوں اور بچیوں کے نام

بنتِ محمد محبوب عطاریہ

بچوں کے 5 نام

نمبر	نام	معنیٰ	نسبت
1	عَبْدُ الباسِط	کشادگی کرنے والے کا بندہ	"باسِط" اللہ پاک کا ایک صِفاتی نام
2	نُوح	خوفِ خُدا سے بکثرت رونے والا	ایک نبی علیہ السّلام کا لقب
3	مُجْتَبیٰ	مُنتخب شُدہ	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک نام
4	سَعْد	خوش نصیب	ایک صَحابی رضی اللہ عنہ کا نام
5	سَرفراز	مُعزَّز	ایک بُزُرگ کا نام

بچیوں کے 5 نام

نمبر	نام	معنیٰ	نسبت
6	جُوَیرِیہ	چھوٹی لڑکی	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زَوجہ مُحترمہ کا نام
7	رُقَیّہ	ترقّی کرنے والی	سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شہزادی کا نام
8	اَیْمَن	سیدھی، داہنی	ایک صحابیّہ رضی اللہ عنہا کا نام
9	سِیْما	نشان والی، علامت والی	ایک صحابیّہ رضی اللہ عنہا کا نام
10	اَقصیٰ	بہت دور	ملکِ شام میں حضرت سیِّدُنا داؤد علیہ السّلام کی بنائی ہوئی مسجد کا نام

اقوالِ زرّیں

بنتِ شمشاد عطاریہ مدنیہ

باتوں سے خوشبو آئے

رزق کا خزانہ

حُسنِ اَخلاق رزق کا خزانہ ہے۔

(ارشادِ حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ)

(احیاء العلوم 3/65)

بہت بڑا دھوکا

نیکیاں یاد رکھنا اور گناہوں کو بھول جانا بہت بڑا دھوکا ہے۔

(ارشادِ حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر رحمۃ اللہ علیہ)

(حلیۃ الاولیاء، 3/80، رقم:3244)

انسان کی گفتگو

انسان کی گفتگو اس کے تقویٰ و پرہیز گاری کا پتا دیتی ہے۔

(ارشادِ حضرت سیِّدُنا یونُس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ)

(صفۃ الصفوۃ، 3/205)

عقل بڑھانے والے اعمال

چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: 1 فُضُول باتوں سے پرہیز 2 مسواک کا استعمال 3 نیک لوگوں کی صحبت 4 اپنے علم پر عمل کرنا۔ (ارشادِ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ)

(حیاۃ الحیوان الکبری، 2/166)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

غلط مسئلہ بیان کرنا

جُھوٹا مسئلہ بیان کرنا سخت شدید کبیرہ (گناہ) ہے۔ اگر قصداً (یعنی جان بوجھ کر) ہے تو شریعت پر اِفتراء (یعنی جھوٹ باندھنا) ہے اور شریعت پر اِفتراء اللہ عَزَّوَجَلَّ پر افتراء ہے۔

(فتاوٰی رضویہ، 23/711)

عالم بھول کر غلط مسئلہ بتادے تو گناہ نہیں

اگر عالم سے اِتّفاقاً سَہْو (یعنی بھول) واقع ہو اور اُس نے اپنی طرف سے بے اِحتیاطی نہ کی اور غَلَط جواب صادِر ہوا تو مؤاخَذہ (یعنی گرفت) نہیں مگر فرض ہے کہ مُطَّلِع ہوتے ہی فوراً اپنی خطا ظاہر کرے۔ (فتاوٰی رضویہ، 23/712)

جھوٹی تعریف کو پسند کرنا کیسا؟

(جو) اپنی جُھوٹی تعریف کو دوست رکھے (یعنی پسند کرے) کہ لوگ اُن فضائل سے اُس کی ثناء (یعنی تعریف) کریں جو اُس میں نہیں جب تو صریح حرامِ قطعی ہے۔

(فتاوٰی رضویہ، 21/597)

عطار کا چمن کتنا پیارا چمن

تکالیف پر صبر کا اجر

تکلیف پر صَبْر کر کے اَجر حاصل کرنا چاہئے کیوں کہ آفات و بَلِیّات، کَفّارہ سیِّئات اور باعثِ ترقّیِ دَرَجات ہوتی ہیں (یعنی آفتیں اور بلائیں گناہ مٹانے اور درجے بڑھانے کا ذَرِیعہ ہوتی ہیں)۔ (مینڈک سوار بچھو، ص16)

والدین کی پکار پر بے توجُّہی برتنا کیسا؟

جو لوگ والِدَین کی پکار پر خواہ مخواہ بے توجُّہی کا مُظاہرہ کر کے اُن کا دل دُکھاتے ہیں وہ سخت گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہیں۔ (سمندری گنبد، ص11)

زبان کا استعمال

جب زَبان سیدھی رہے گی تو اس سے اچھّی اچھّی باتوں کا سلسلہ ہو گا تو اس کا فائدہ سارا ہی جِسْم اُٹھائے گا اور اگر یہ ٹیڑھی چلی مَثَلاً کسی کو جِھڑکا، گالی دی، کسی کی بے عزّتی کی، جھوٹ بولا تو بسا اوقات دنیا میں بھی جِسْم کی پِٹائی ہو جاتی ہے۔ (خاموش شہزادہ، ص12)

مَدَنی رسائل کے مطالعہ کی دُھوم دھام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ذُوالقعدۃ الحرام اور ذُوالحجۃ الحرام 1440ھ میں ان مَدَنی رسائل کے پڑھنے/سُننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے/سُننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: ① یااللہ پاک! جو کوئی رِسالہ **"گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول"** کے **18** صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو قبر و حشر کی گرمی سے بچا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 8 لاکھ 153 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 4 لاکھ 17 ہزار 250 / اسلامی بہنیں: 3 لاکھ 82 ہزار 903)۔ ② یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رِسالہ **"دِل جیتنے کا نسخہ"** کے **41** صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے اَخلاقِ مصطفےٰ سے حصّہ عطا فرما اور اس کو بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 6 لاکھ 65 ہزار 622 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 3 لاکھ 16 ہزار 58 / اسلامی بہنیں: 3 لاکھ 49 ہزار 564)۔ ③ یاربِّ کریم! جو کوئی **"ابلق گھوڑے سوار"** کے **46** صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو خُوش دِلی کے ساتھ ایسی قُربانی کرنے کی سعادت عنایت فرما جو مقبول ہو کر اُسے پُلصراط سے پار لگا دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 9 لاکھ 40 ہزار 434 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 5 لاکھ 52 ہزار 484 / اسلامی بہنیں: 3 لاکھ 87 ہزار 950)۔ ④ یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رِسالہ **"بیٹا ہو تو ایسا!"** کے **44** صفحات پڑھ یا سُن لے تندرُست اور فرماں بردار اولاد اُس کا مقدّر بنا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 9 لاکھ 51 ہزار 981 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 5 لاکھ 45 ہزار 744 / اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 6 ہزار 237)۔

امامِ اہلِ سنّت کی نعتیہ شاعری

اُمِّ لائبہ عطّاریہ مدنیہ

اسلامی تاریخ میں کئی ایسی ہستیاں گزری ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی ایسی خدمت کی جس کے اثرات اُن کے دنیا سے جانے کے بعد بھی کسی نہ کسی شکل میں باقی ہیں۔ ماضی قریب میں دیکھا جائے تو چودھویں صدی ہجری کے مُجدِّد، بہت بڑے عالم و مفتی، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہی ایک عظیم ہستی ہیں کہ 101 سال بعد بھی مختلف علوم و فنون میں مایہ ناز کُتب اور فتاویٰ جات آپ کی دینی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہیں، جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ، تقویٰ و پرہیزگاری اور مسلمانوں سے جذبۂ خیر خواہی بھی لائقِ پیروی ہے۔ (فیضانِ امامِ اہلِ سنّت، ص۷)

اعلیٰ حضرت اور عشقِ رسول اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ علم و عمل کے جامع، ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ اور بہت بڑے عاشقِ رسول تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی تحریر و تقریر کے ذریعے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے گزری ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان ”حدائقِ بخشش“ کا مُطالَعہ کرنے سے آپ کے عشقِ رسول کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کس خوبصورت انداز میں آپ نے یادِ مصطفےٰ اور یادِ مدینہ سے لبریز نعتیہ اشعار قلم بند فرمائے ہیں۔ ایک کلام میں آپ رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

دل ہے وہ دل جو تِری یاد سے مَعمور رہا
سَر ہے وہ سَر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

کلامِ رضا قراٰن و حدیث کی روشنی میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان کا ہر ایک مِصرعہ عین شریعت کے مطابق ہے۔ آپ کے نعتیہ کلام میں جابجا قراٰن و احادیث کے انوار، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کے روشن پہلوؤں اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات کا ذکر ملتا ہے جس پر سلامِ رضا (یعنی ”مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“) شاہد ہے۔

لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق
مانگ کی اِستقامت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس سلام کو اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی ہے کہ آج عاشقانِ رسول خوش اِلحانی کے ساتھ مساجد میں عموماً نمازِ جمعہ کے بعد، اجتماعات اور گلی، محلوں بلکہ گھروں میں ہونے والی محافلِ نعت میں جھوم جھوم کر اس سلام کے ذریعے بارگاہِ رسالت میں سلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس مقبول سلام سے اپنا رشتہ جوڑنے اور اس کی برکت پانے کے لئے کئی علمائے کرام اور شعرا حضرات نے اس سلام پر تَضمِینات[1] لکھی ہیں، جن کی معلوم تعداد 17 ہے۔ (فیضانِ امامِ اہلِ سنّت، ص162)

کلاموں کا امام مفتی محمد محبوب علی خان قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (اعلیٰ حضرت کا) کوئی شعر ایسا نہیں جس کا ثبوت کسی آیت یا حدیث سے نہ ہو یا ائمۂ دین کے کسی قول سے

(1) تضمینات: تَضمِین کی جمع ہے، شاعری میں دوسرے کے شعر پر مصرع یا بند باندھنے کو تضمین کہتے ہیں۔ (فیروز اللغات، ص390 ماخوذاً)

ماخوذ نہ ہو۔ (آپ کے) صَدہا (سینکڑوں) شعر ایسے ہیں جن میں سے ایک ایک کی مکمل شرح کی جائے تو ضخیم مُجلّدات (موٹی موٹی جلدیں) تیار ہو جائیں۔ کیوں نہ ہو کہ امامِ اہلِ سنّت کا کلام ہے اور کَلَامُ الْاِمَامِ اِمَامُ الْکَلَامِ (یعنی امام کا کلام کلاموں کا امام ہوتا ہے)۔

فنِ شاعری میں کوئی استاد نہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فنِ شاعری میں کوئی استاد نہیں تھا اور نہ ہی آپ دیگر شعرا کی طرح باقاعدہ اہتمام کے ساتھ اشعار لکھتے تھے، بلکہ جب عشقِ رسول کے جذبات غالب آتے اور مدینۂ منورہ کی یاد جوش مارتی تو اپنے جذبات کو نعتیہ شاعری میں ڈھال دیتے۔ خود فرماتے ہیں:

رہا نہ شوق کبھی مجھ کو سیر دیواں سے
ہمیشہ صحبتِ اربابِ شعر سے ہوں نفور
نہ اپنے کاموں سے تضییعِ وقت کی فرصت
نہ اپنی وَضع کے قابل کہ اس میں ہوں مشہور

کلامِ رضا کے محاسن اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نعتیہ شاعری کی خوبیوں اور محاسن کا اندازہ آپ کے کلام میں موجود آدابِ شریعت کی پابندی، زبان کی پاکیزگی، تشبیہات و مُحاورات کی خوبصورتی، الفاظ کی فصاحت اور رَدیف و قافیہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کئی نعتیہ کلاموں میں مختلف علوم و فنون کا استعمال بھی فرمایا ہے، جن کو سمجھنے کے لئے ان علوم و فنون میں مہارت کا ہونا بھی ضَروری ہے جیسا کہ قصیدۂ نُور (یعنی "صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا") میں فرماتے ہیں:

وَضعِ واضع میں تِری صورت ہے معنیٰ نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا
اَنبیا اَجزا ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا
یہ جو مہر و مَہ پہ ہے اِطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے اِستِعارہ نور کا

چار زبانوں میں نعت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اُردو کے علاوہ عَرَبی اور فارسی میں بھی کلام تحریر فرمائے جبکہ ایک کلام ایسا ہے جو بیک وقت چار زبانوں یعنی عربی، فارسی، ہندی اور اُردو پر مشتمل ہے۔ مولانا سیّد ارشاد علی اور مولانا سیّد محمد شاہ ناطق کی فرمائش پر آپ نے وہیں بیٹھے بیٹھے فی البدیہہ یہ نعتِ پاک قلمبند کی۔ اس نعت کا مَطلَع (پہلا شعر) یہ ہے:

لَمْ یَاتِ نظیرُکَ فِی نَظَرٍ مثلِ تو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تَورے سر سو، ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا

جبکہ مقطع (آخری شعر) میں نعت کہنے کا سبب بننے والے دونوں حضرات یعنی ارشاد اور ناطق کا بھی ذکر فرمادیا:

بس خامۂ خام نوائے رضا، نہ یہ طرز مِری نہ یہ رنگ مِرا
ارشادِ احِبّا ناطق تھا، ناچار اس راہ پڑا جانا

(تجلیاتِ امام احمد رضا، ص93 ملخصاً)

عشقِ رسول کی دولت پانے کا ایک طریقہ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کلامِ امامِ اہلِ سنّت سے محبت ووارَفتگی مثالی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: اگر کسی کو تھوڑی بہت سمجھ پڑتی ہو تو وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام "حدائقِ بخشش" کو تھوڑا تھوڑا رَٹنا شروع کر دے، اِنْ شَآءَ اللہ بہت بڑا عاشقِ رَسول بن جائے گا۔

(سیرتِ اعلیٰ حضرت کی چند جھلکیاں، ص12)

سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں تحریر کردہ ایک سلام میں آپ نے کلامِ امامِ اہلِ سنّت سے متعلق اپنے جذبات کا اظہار اس شعر کے ذریعے فرمایا ہے:

سیّدی احمد رضا نے خوب لکھا ہے کلام
ان کے سارے نعتیہ اشعار پر لاکھوں سلام

اللہ کریم سے دعا کہ ہمیں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان سے مالا مال فرمائے اور امامِ اہلِ سنت کے طفیل ہمیں بھی عشقِ رسول کی لازوال دولت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت لُبابہ کُبریٰ رضی اللہ عنہا

بنتِ ضیاءُ الفاروق چشتیہ

نام و تعارف

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد (عورتوں میں) سب سے پہلے قبولِ ایمان کا شرف پانے والی جلیلُ القدر صحابیہ "حضرت سیّدَتُنا اُمِّ فَضل لُبابہ رضی اللہ عنہا" ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا قریش کی فصیح اور شیریں گفتار خاتون تھیں۔ آپ کا نام لُبابہ بنتِ حارث، کنیت آپ کے بڑے بیٹے کی طرف نسبت کرتے ہوئے اُمِّ فضل جبکہ لقب کبریٰ ہے۔

آپ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چچی، اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا میمونہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا کی بہن اور امامُ المفسرین حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی والدہ ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، اجمال ترجمہ اکمال، 8/72)

نکاح و اولاد

آپ رضی اللہ عنہا حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا حضرت سیّدُنا عباس بن عبدُ المطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ آپ کی اولاد میں 6 لڑکے جن میں ترجمانُ القراٰن عبدُ اللہ، عُبیدُ اللہ، مَعبد، قُثَم، عبدُ الرّحمٰن، فَضل اور ایک لڑکی اُمِّ حبیبہ شامل ہیں رضوانُ اللہ علیہم اجمعین۔

ایک مرتبہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت سیّدُنا عباس رضی اللہ عنہ کے یہاں رونق افروز ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو اور آپ کے بچوں کو چادر میں ڈھانپا اور دُعا کی: اے خدا! یہ میرے چچا اور میرے والد کے قائم مقام ہیں اور ان کے فرزند میرے اہلِ بیت ہیں۔ ان سب کو آتشِ دوزخ سے ایسے چُھپا دے جیسے میں نے ان کو اپنی چادر میں چھپالیا ہے۔ (مدارج النبوۃ مترجم، 2/579) حضرت سیّدَتُنا اُمِّ فَضل لُبابہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے 6 ایسے (علم و فضل والے) بیٹوں کو جنم دیا کہ کسی اور عورت کو ایسے بیٹے نصیب نہ ہوئے۔ (تہذیب الاسماء واللغات، 2/618)

ہجرت

حضرت سیّدُنا عباس رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بعد جب حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فتحِ مکّہ کے لئے تشریف لا رہے تھے اس وقت آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر والوں کے ساتھ ہجرت کی۔ حضرت سیّدُنا عباس رضی اللہ عنہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ لشکر میں شامل ہوگئے جبکہ حضرت سیّدَتُنا اُمِّ فَضل رضی اللہ عنہا اپنے عِیال کے ساتھ مدینۂ منوّرہ تشریف لے آئیں۔ (مدارج النبوۃ مترجم، 2/578)

مبارک خواب

ایک دفعہ آپ رضی اللہ عنہا نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ! میں خواب دیکھتی ہوں کہ آپ کے اعضاء میں سے ایک عضو میرے گھر میں ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: آپ نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے۔ فاطمہ کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا جسے آپ اپنے بیٹے قُثَم کے ساتھ دودھ پلائیں گی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدُنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو دُودھ پلایا۔ (طبقاتِ ابن سعد، 8/218)

خدمتِ حدیث

حضرت سیّدَتُنا اُمِّ فَضل رضی اللہ عنہا کو احادیث روایت کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ آپ نے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے 30 حدیثیں روایت کی ہیں۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں حضرت عبدُاللہ بن عباس، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبدُاللہ بن حارث رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/543)

ذہانت

آپ رضی اللہ عنہا ذوق و شوقِ علمِ دین بھی رکھتی تھیں اور نہایت ذہین خاتون تھیں۔

حِجۃُ الوداع کے موقع پر صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اس مسئلہ میں تشویش کا شکار ہوگئے کہ عَرَفہ یعنی 9ذوالحجۃ الحرام کے دن روزہ رکھا جائے گا یا نہیں؟ حضرت سیّدَتُنا اُمِّ فَضل بنتِ حارث نے اس مسئلے کا حل یوں نکالا کہ دودھ کا ایک پیالہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں بھیجا جسے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اونٹنی پر بیٹھے ہوئے ہی نوش فرمالیا۔

(بخاری، 1/555، حدیث:1661)

ذوقِ عبادت

حضرت سیّدَتُنا اُمِّ فضل رضی اللہ عنہا نہ صرف ابتدائے اسلام میں ایمان لانے والی تھیں بلکہ تقویٰ و پرہیز گاری جیسی عمدہ صفات سے بھی متصف تھیں۔ آپ کے بیٹے حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:(میری والدہ محترمہ) ہر پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتیں۔ (طبقات ابن سعد، 8/217)

وفات

آپ رضی اللہ عنہا کی تاریخِ وصال ہمیں کتابوں میں نہیں مل سکی البتہ آپ نے حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ اس وقت حضرت سیّدُنا عباس رضی اللہ عنہ حیات تھے۔ حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (الثقات لابن حبان، 1/430)

اسلام اور عورت

اسلام نے بہن کو کیا دیا؟

اسلام سے پہلے آسمانِ دنیا نے یہ دردناک مَناظِر بھی دیکھے کہ عورت کو بُری طرح ذلیل و رُسوا کیا جاتا، اسے مارا پیٹا جاتا اور اس کے حُقُوق پر غاصِبانہ قبضہ جمالینے کو جرأت مندی و بہادری سمجھا جاتا۔ ماں اور بیٹی کی طرح "بہن" کے ساتھ بھی کوئی اچھا سُلوک نہیں کیا جاتا تھا۔ ماں باپ کی وِراثت سے تو اسے یوں بے دَخل کر دیتے جیسے دودھ سے مکھی کو نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔

اِسلام نے ماں اور بیٹی کی طرح "بہن" کو بھی وِراثت کا حق دیا کہ "اگر کوئی شخص فوت ہو اور اس کے وُرثاء میں باپ اور اولاد نہ ہو تو سگی اور باپ شریک بہن کو وِراثت سے مال کا

آدھا حصّہ ملے گا جبکہ صرف ایک ہو اور اگر دو یا دو سے زیادہ (بہنیں) ہوں تو دو تہائی حصّہ ملے گا۔" (صراط الجنان، 2/370)

مگر افسوس! آج اسلامی تعلیمات سے دُور بعض لوگ اپنی بہنوں کے حق پر ڈاکہ ڈالتے اور انہیں وِراثت میں ملنے والی جائیداد پر قبضہ جما لیتے ہیں، بلکہ بعض تو یہ دھمکی بھی دیتے ہیں کہ اگر حصّہ لینا ہے تو ہمارا تمہارا تعلّق خَتْم! چنانچہ "بہن بے چاری" بھائیوں سے اپنے حق کا مُطالبہ اس خوف سے نہیں کرتی کہ بھائیوں کو چھوڑنا پڑے گا۔

عورتوں کے سب سے بڑے خیر خواہ، مدینے کے سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھائیوں کو بہنوں کی عزّتوں کا رَکھوالا یوں بنایا: "جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں اور اس نے ان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کیا اور ان کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا رہا تو اسے جنّت ملے گی۔ (ترمذی، 3/367، حدیث:1923) بلکہ ایک مرتبہ تو چاروں انگلیاں جوڑ کر جنّت میں رفاقت کی خوشخبری سنائی: ایسا شخص جنت میں میرے ساتھ یوں ہو گا۔

(مسند احمد، 4/313، حدیث:12594)

اسی طرح نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بہنوں پر خَرچ کو دوزخ سے رُکاوٹ کا یوں سبب بتایا: جس نے اپنی دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو رشتہ دار بچیوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے خرچ کیا یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو وہ اُس کے لئے آگ سے پردہ ہو جائیں گی۔ (مسند احمد، 10/179، حدیث:26578 ملتقطاً)

بہنوں سے حُسنِ سُلُوک کی مثالیں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی رَضاعی (دودھ شریک) بہن حضرت شیماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا کے ساتھ یوں حُسنِ سُلُوک فرمایا: (1) اُن کے لئے قیام فرمایا (یعنی کھڑے ہوئے) (سبل الھدی والرشاد، 5/333) (2) اپنی مُبارَک چادر بچھا کر اُس پر بٹھایا اور (3) یہ ارشاد فرمایا: مانگو، تمہیں عطا کیا جائے گا، سفارش کرو، تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 5/199، ملتقطاً) اس مثالی کرم نوازی کے دوران آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، (4) یہ بھی ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو عزّت و تکریم کے ساتھ ہمارے پاس رہو، (5) واپس جانے لگیں تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین غلام اور ایک لونڈی نیز ایک یا دو اونٹ بھی عطا فرمائے، (6) جب جِعْرَانَہ میں دوبارہ انہی رَضاعی بہن سے ملاقات ہوئی تو بھیڑ بکریاں بھی عطا فرمائیں۔ (سبل الھدی والرشاد، 5/333 ملتقطاً)

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنی رَضاعی بہن سے حُسنِ سُلُوک ہر بھائی کو یہ اِحساس دِلانے کے لیے کافی ہے کہ بہنیں کس قدْر پیار اور حُسنِ سُلُوک کی مستحق ہیں۔ حضرت سیِّدُنا جابِر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُما نے محض اپنی نو یا سات بہنوں کی دیکھ بھال، اُن کی کنگھی چوٹی اور اچھی تربیت کی خاطر بیوہ عورت سے نکاح کیا۔

(مسلم، ص594،593، حدیث:3641،3638)

اَلْغَرَض عورت کو ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے جو عزّت و عظمت، مقام و مرتبہ اور اِحترام اسلام نے دیا، دنیا کے کسی قانون، مَذہب یا تہذیب نے نہیں دیا۔ اِسلام کے اس قدْر اِحسانات کے باوُجود کسی "اسلامی بہن" کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اسلامی تعلیمات کو چھوڑ کر اپنے لباس، چال ڈھال، بول چال، کھانے پینے، مِلنے ملانے وغیرہ میں غیروں کے دیئے ہوئے انداز اپنائے! لہٰذا ہر اسلامی بہن کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں گزارے۔ اس کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جانا بہت مفید ہے۔

بعض کام محنت طلب نہیں ہوتے لیکن وقت طلب ہوتے ہیں۔ انہی کاموں میں سے ایک کام لہسن چھیلنا اور اسے محفوظ کرنا بھی ہے۔ لہسن کے بغیر شاید ہی کوئی کھانا بنتا ہو، لہسن اگر پہلے سے چھلے یا پِسے ہوئے محفوظ ہوں اور جلدی میں کھانا بنانا پڑ جائے مثلاً اچانک گھر میں مہمان آ جائیں تو کافی آسانی اور وقت کی بچت ہوتی ہے۔ ذیل میں لہسن چھیلنے اور محفوظ کرنے کے کچھ طریقے پیش کئے جاتے ہیں:

لہسن چھیلنے کا آسان طریقہ

دیسی لہسن اگرچہ روایتی لہسن کی نسبت باریک ہوتا ہے لیکن اس میں ذائقہ اور فائدہ زیادہ ہے۔ دیسی لہسن کی کلیاں باریک اور چھوٹی ہوتی ہیں اس لئے اسے چھیلنے میں دُشواری ہوتی ہے۔

اِسے چھیلنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کی کلیوں کو الگ الگ کرلیجئے، پھر اچھی طرح تیل (سرسوں کا ہو تو زیادہ بہتر ہے) لگا کر اِسٹیل کے کسی صاف اور خشک کھلے برتن میں پھیلا کر دُھوپ میں ایک یا دو دِن کے لئے رکھ دیں۔ اب ان کلیوں کو چھیلا جائے تو چھلکا آسانی سے اُتر جائے گا۔

لہسن محفوظ کرنے کا طریقہ

لہسن کی ان چھلی ہوئی کلیوں کو اچھی طرح دھونے کے بعد پنکھے کے نیچے پھیلا کر یا کسی صاف تولئے وغیرہ کے ذریعے خشک کرلیں۔ اس کے بعد ہلکا سا تیل لگا کر فریج میں رکھ دیں، اِنْ شَآءَ اللہ کئی دن تک خراب نہیں ہوں گی۔

لہسن کا پیسٹ بنانے کا طریقہ

لہسن کی کلیوں کو دھو کر پیس لیں لیکن پیسنے میں پانی کا استعمال نہ کریں۔ اس کے بعد جس مشین میں لہسن پیس رہی ہیں اس میں تھوڑا سا نمک اور پکانے کا تیل ڈال کر دوبارہ پیس لیں اور ایئر ٹائٹ جار میں ڈال کر اچھی طرح ڈھکن بند کر کے فریزر میں محفوظ کرلیں، اِنْ شَآءَ اللہ دو سے تین ماہ تک پیسٹ خراب نہیں ہوگا۔

پیسٹ بناتے ہوئے اس میں سرکہ (Vinegar) شامل کرنا بھی فائدہ مند ہے کیونکہ سرکہ غذا کو دیر تک خراب ہونے سے محفوظ رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ پیسٹ نکالنے کے لئے دُھلا ہوا خشک چمچ استعمال کریں، گیلا چمچ استعمال کرنے سے پیسٹ جلد خراب ہو سکتا ہے۔ لہسن کا پیسٹ بنانے کے لئے جس بلینڈر کا استعمال کریں وہ بالکل خشک اور صاف ہو۔

لہسن کا پاؤڈر بنانے کا طریقہ

لہسن کو باریک (بہتر یہ ہے کہ لمبائی میں) کاٹ کر اِسٹیل کی ٹرے وغیرہ میں پھیلا کر جالی دار دُوپٹے سے ڈَھک دیں تاکہ مٹی وغیرہ سے محفوظ رہے۔ اس ٹرے کو دُھوپ میں رکھیں یہاں تک کہ لہسن بالکل خشک ہو جائے۔ اب اسے خشک مَسالے والی مشین میں پیس کر پاؤڈر بنائیں، شیشے کے کسی جار میں بھر کر محفوظ کرلیں اور ضرورت کے وقت ہنڈیا میں استعمال فرمائیں۔

اللہ کریم ہمیں اپنی نعمتوں کی قدر دانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اِسراف سے محفوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حاملہ عورت کتنے دن عدّت گزارے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کو حالتِ حمل میں طلاق ہو تو اس کی عدت کیا ہو گی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس عورت کو حالتِ حمل میں طلاق ہو اس کی عدت بچّے کی پیدائش ہے جب بچّہ پیدا ہو جائے گا تو اس کی عدت مکمل ہو جائے گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب: محمد عرفان مدنی
مُصَدِّق: مفتی محمد ہاشم خان عطّاری

کیا بیوی کے فوت ہونے کے سبب ساس سے پردہ ہو گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی بیوی فوت ہو گئی ہے، اس کی ساس کہ جس کی عمر تقریباً 62 سال ہے، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ زید کی بیوی فوت ہو گئی ہے اس لئے اب زید اور اس کی ساس کے مابین پردہ ہو گا، لہٰذا ارشاد فرمائیں کہ زید کی بیوی کے فوت ہونے کی وجہ سے اب اس کی ساس اور اس کے درمیان پردہ لازم ہو گیا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں زید کا اپنی ساس سے پردہ واجب نہیں ہو گا جبکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ زید کی شادی ہوتے ہی اس کی ساس اس پر حرمتِ ابدی سے حرام ہو گئی، اور جن رشتہ داروں سے نکاح کی حرمتِ ابدی نکاح کی وجہ سے ہو تو ان سے پردہ واجب نہیں ہے البتہ اگر ساس جوان ہو تو پردہ کرنا بہتر ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــہ
مفتی محمد ہاشم خان عطّاری

مخصوص ایام میں آیۃ الکرسی پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا اسلامی بہنیں مخصوص ایام میں آیۃُ الکرسی پڑھ سکتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اسلامی بہنیں مخصوص ایام میں آیۃُ الکرسی قراٰنِ عظیم کی تلاوت کی نیّت کئے بغیر، ذکر و ثنا کی نیّت سے پڑھ سکتی ہیں کہ قراٰنِ عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثنا و دعا و مُناجات پر مشتمل ہوں، جنب و حائض بے نیّتِ قراٰن ذکر و ثنا اور دعا کی نیّت سے پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ جن کو اس کا حائضہ ہونا معلوم ہے ان کے سامنے باآواز بہ نیّتِ ذکر و ثنا بھی پڑھنا مناسب نہیں کہ کہیں وہ بحالتِ حیض تلاوت جائز نہ سمجھ لیں، یا اس حالت میں تلاوت کو ناجائز تو جانتے ہوں لیکن پڑھنے والی پر گناہ کی تہمت نہ لگائیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــہ
مفتی محمد ہاشم خان عطّاری

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

سنّتوں بھرے اجتماعات مجلس "مدنی انعامات" کے تحت پاکستان کے مختلف شہروں (کراچی، حیدرآباد، لاہور، راولپنڈی، سرگودھا، سکھر، ڈگری، میرپور خاص، جیک آباد، گھوٹکی، نواب شاہ، سمیت مختلف مقامات) میں تین گھنٹے کے مدنی انعامات اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی، مبلّغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور اسلامی بہنوں کو فکرِ آخرت کی ترغیب دلائی۔ **شخصیات اسلامی بہنوں سے ملاقات** مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت نواب شاہ سندھ میں ذمّہ دار اسلامی بہنوں نے خاتون ڈی او ایجوکیشن سے ملاقات کر کے انہیں دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصّہ لینے کی ترغیب دلائی جس پر انہوں نے شہر بھر کے سرکاری اسکولوں میں دعوتِ اسلامی کے تحت درس اجتماعات اور مدرسۃ المدینہ کا آغاز کروانے میں مکمّل تعاون کی یقین دہانی بھی کروائی۔ مجلس رابطہ کی ذمّہ دار اسلامی بہنوں نے ملک کے کئی شہروں میں اسکول ٹیچرز اور دیگر شخصیات خواتین سے ملاقاتیں کیں اور انہیں دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک ہونے اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنے کی ترغیب دلائی۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

کورسز مجلس شارٹ کورسز کے تحت جولائی 2019ء میں ہند کے شہروں جھارس گدہ اور دھنباد (Dhanbad) جبکہ کینیا کے شہر ممباسہ میں 26 گھنٹے کے "مدنی انعامات کورس" ہوئے جن میں مقامی اسلامی بہنوں سمیت دیگر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ ریجن سطح کی ذمّہ دار اسلامی بہن سمیت دیگر ذمّہ دار اسلامی بہنوں نے ان کی تربیت کی اور نمایاں کارکردگی والی اسلامی بہنوں کو تحائف پیش کئے گئے ◉ یوکے کے شہر ڈربی میں 30 دن پر مشتمل "فیضانِ علم کورس" کا سلسلہ ہوا جس میں مقامی اسلامی بہنوں سمیت بالخصوص جامعۃُ المدینہ للبنات کی طالبات نے شرکت کی ◉ Waltham، U.K میں سات دن پر مشتمل "فیضانِ حج و عمرہ کورس" کا انعقاد کیا گیا جس میں حج پر جانے والی اسلامی بہنوں سمیت مقامی اسلامی بہنوں نے شرکت کی ◉ ہند کے شہر ممبئی، تھانے، کلیان، نوی بھونڈی، عنبرناتھ اور ممبرا سمیت 29 مقامات پر "تربیتِ اولاد کورس" منعقد ہوا جس میں کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مبلّغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور مدنی کورس میں شرکت کرنے والی اسلامی بہنوں کو اولاد کی بہترین تربیت کے متعلّق آگاہی فراہم کی ◉ دہلی ہند میں تین دن کے مدنی کام کورس کا سلسلہ ہوا جس میں مقامی اسلامی بہنوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

جامعۃ المدینہ اور دار المدینہ کا افتتاح جامعۃ المدینہ للبنات ہند کے تحت ڈھولکہ ہند میں جامعۃ المدینہ للبنات کی ایک نئی شاخ کا افتتاح کر دیا گیا ہے جس میں اسلامی بہنوں کو علمِ دین سے آراستہ کرنے کے لئے درسِ نظامی یعنی عالمہ کورس کروایا جائے گا ◉ مجلس دارُالمدینہ کے تحت ہند کے شہر موڈاسا میں دارُ المدینہ کی ایک نئی برانچ کھولی گئی۔ یاد رہے! "دارُالمدینہ" ایسا اسکولنگ سسٹم ہے جس میں عصری عُلوم کے ساتھ ساتھ دینی عُلوم کے متعلّق آگاہی فراہم کی جاتی ہے ◉ لندن یوکے میں بھی دارُالمدینہ کی ایک نئی برانچ کا افتتاح ہوا۔ اس پُر مسرّت موقع پر افتتاحی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں اہلِ علاقہ اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ عاشقانِ رسول اگر چاہتے ہیں کہ ان کے بچّوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کا کردار و اخلاق بھی اعلیٰ ہو تو اپنے بچّوں کو دارُ المدینہ اسکولنگ سسٹم میں داخل کروائیں۔ **کفن دفن اجتماعات** مجلس کفن دفن کے تحت یوکے، بنگلہ دیش، ساؤتھ افریقہ، ہند، اٹلی، اسپین اور ڈنمارک کے مختلف شہروں میں اسلامی بہنوں کے لئے کفن دفن اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اجتماع پاک میں اسلامی بہنوں کو شرعی طریقے کے مطابق میّت کو غسل و کفن دینے کا طریقہ سکھایا گیا۔ **نیکی کی دعوت کا سلسلہ** احمد آباد ہند کے ایک علاقے میں اسلامی بہنوں نے ذمّہ داران اسلامی بہنوں کے ہمراہ نیکی کی دعوت دینے کے لئے علاقائی دورہ میں شرکت کی اور علاقے کی مقامی اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک ہونے کی ترغیب دلائی۔

ان رسائل میں عورتوں کے لئے بھی مفید معلومات موجود ہیں، آج ہی ان کتب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کیجئے۔
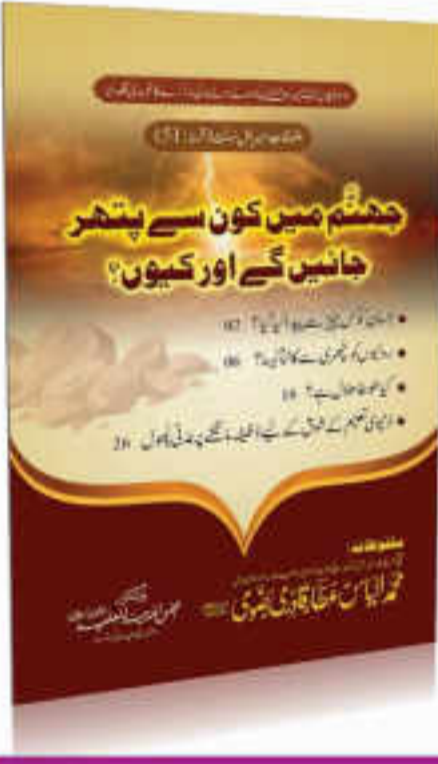
ISBN 978-969-631-974-0

0125764

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net